Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۴ | جمعرات ۲۵ رجب ۱۴۰۲ھ ۲۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش ۲۰ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۱۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ ہجرت / مئی ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع کیمطابق

" اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے " الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو ہمیشہ ہی صحت سے رکھے اور کام کرنیوالی لمبی عمر سے نوازے ۔ آمین

ربوہ ۱۹ ہجرت / مئی ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ...

طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور کمزوری کے باعث تاحال شدید ناساز ہے

احباب کرام خاص توجہ اور درد و الحاح سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ شافیٔ مطلق ربّ العزت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل و عاجل شفا سے نوازے اور آپکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے ۔ آمین ۔

ربوہ :۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب صدر شعبہ فزکس گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج (ربوہ) گزشتہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں ۔ آپ نے لاہور جاکر ماہر ڈاکٹروں سے تفصیلی معائنہ بھی کروایا ڈاکٹروں نے علاج کے علاوہ مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے ۔ آمین ۔

• خاکسار کی اہلیہ کا اپریشن ہوا ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے آمین

(چوہدری بشیر احمد نائب ناظر ضیافت ۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

غصہ کو دبانا اور لوگوں کو معاف کرنا اور احسان سے کام لینا خدا کو بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا اور اس کا بے انتہا اجر دیتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (سورۃ آل عمران آیت : ۱۳۵)

ترجمہ :۔ جو (متقی) خوش حالی (میں بھی) اور تنگدستی میں (بھی) (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَالَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَاسِوَاہُ "

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے ۔ نرمی کو پسند کرتا ہے ، نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے ، اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا ، بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا ۔

سیدنا (حضرت اقدس ۔ ناقل) فرماتے ہیں :۔

" کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی ۔ آپ نے تکلیف محسوس کرکے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا ، غلام نے آہستہ سے پڑھا الکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ۔ یہ سُن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کَظَمْتُ غلام نے پھر کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ۔ کظم میں انسان غصہ دبالیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی ۔ اس لیے عفو کی شرط لگا دی ہے ۔ آپ نے کہا کہ میں نے عفو کیا ۔ پھر پڑھا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ محبوب الٰہی وہ ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا جا آزاد بھی کیا ۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چاء کی پیالی گرا کر آزاد ہوا ۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا ۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء صـ۳)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے لہٰذا ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیجئے خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔ آمین ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ رجب ۱۴۰۲ھ
۲۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

موجباتِ گناہ کو دُور کرنے والی قوّت

حکومتیں جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزائیں دینے کے لئے قوانین بناتی ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ سزاؤں کے ڈر سے جرائم کا ارتکاب نہ کریں لیکن تجربہ اور مشاہدہ اس امر پر گواہ ہے کہ محض تعزیرات کے نتیجہ میں جرائم کا کلی سدِّباب نہیں ہوتا۔ سخت سے سخت سزائیں مقرر کی جاتی ہیں حتیٰ کہ بعض جرائم کی سزا موت مقرر ہوتی ہے اس کے باوجود دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ لوگ جرائم کے ارتکاب سے باز نہیں آتے۔ وہ بُری سے بُری سزا بھگت لیتے ہیں، اس کے باوجود جرائم کے ارتکاب کا سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ جس طرح لوگ عادتاً جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اسی طرح سزا بھگتنے کے بھی وہ عادی ہو جاتے ہیں سخت ترین سزاؤں سے جرائم میں وقتی طور پر کمی تو آجاتی ہے ان کا سدِّباب نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سزاؤں کے نتیجہ میں مجرموں کو اپنے کئے کا پھل تو مل جاتا ہے لیکن سزائیں موجباتِ گناہ کو دُور کرنے میں قطعاً مؤثر نہیں ہوتیں۔ گناہوں کا سدِّباب اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب موجباتِ گناہ کو دور کر دیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ گناہوں کی اصل جڑ نفسِ امارہ ہے۔ جب تک نفس کی اصلاح نہ ہو اور انسان امارگی کی حالت سے نکل کر مطمئنہ کی حالت میں نہ آئے ارتکابِ معاصی کا امکان ختم نہیں ہوتا۔ اسی لئے اسلام نے تزکیۂ نفس پر زور دے کر موجباتِ گناہ کو دور کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس ضمن میں اس نے سب سے زیادہ تقویٰ پر زور دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہی وہ قوت ہے جو موجباتِ گناہ کو دور کر کے انسان میں نیکیاں بجالانے کا ذوق پیدا کر دیتا ہے اور پھر ان نیکیوں کو قبولیت کے درجہ تک پہنچاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں تقویٰ اختیار کرنے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی بار بار تلقین کی ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی باور کرایا ہے کہ وہ نیک اعمال جو تقویٰ کی روح سے خالی ہوں وہ اس کی جناب میں مقبول نہیں ہوتے۔ چنانچہ فرمایا:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں کے (نیک اعمال) قبول کرتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک لوگوں میں تقویٰ پیدا کرنے کا سامان نہ ہو گناہوں کے ارتکاب کا سلسلہ کبھی بند نہیں ہو سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہی وہ قوت ہے جو موجباتِ گناہ کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ محض تعزیرات کے بل پر گناہوں کے ارتکاب کو کبھی دور نہیں کیا جا سکتا اور محض تعزیرات کے سہارے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب نہیں لایا جا سکتا۔ سیدنا حضرت اقدس نے گناہوں کے فلسفہ اور ان کے سدِّباب کے ضمن میں بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو وہ سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے۔ ورنہ وہ کبھی گناہ نہ کرے۔ اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے۔ وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شے ہے۔ قرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری سورۃ بھی ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے۔ جب انسان متقی ہو اس وقت خدا تمام داغی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے، دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے، جس شے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۳)

الغرض گناہوں سے انسان اس وقت ہی پاک ہوتا ہے جب تمام داغی گناہ کے اٹھ جائیں اور وہ بجز تقویٰ کی کنجی سے انہیں اٹھتے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

"یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است"

نعتِ نبیٔ پاک میں۔ ہر لحظہ، دمبدم
یا صد خلوص و عشق رواں ہے مرا قلم

نازاں ہوں اِس سعادتِ عظمیٰ پہ ہر گھڑی
مَیں کر رہا ہوں مدحتِ خیر الوریٰ۔ رقم

وہ ذات جو ہے باعثِ تکوینِ کائنات
تخلیقِ دو جہاں کا سبب ہے جو۔ لاجرم

محبوب کے حضور وہ حد بھی گزر گیا
جبریل کا نہ اٹھ سکا جس کے ورے۔ قدم

ختم الرسلؐ کے منصبِ عالی پہ سرفراز
انسانیت کا نقطۂ معراج۔ لاجرم

اُس سا نہ کوئی آیا نہ آئے گا دہر میں
تقدیرِ ربِّ پاک ہے۔ اللہ کی قسم

اُس کے حضور سرنگوں شاہانِ ذی وقار
اُس آستاں پہ قیصر و کسریٰ کا سر بھی خم

ہیں اور۔ اُس کا مرتبہ لکھوں، زہے نصیب
اُس کا مقام میں لکھوں، حُسنِ مقدر م

الطاف اُس کے بیکراں اُمت پہ روز و شب
اُس کے طفیل بن گئی، یہ فخرِ صد اہم

بوبکرؓ و عمرؓ و حیدرؓ و عثمانؓ بن گئے
اُمت کے پاسباں، ہوا اُن پہ یوں کرم

جیلانیؒ، سہروردیؒ و چشتیؒ و غزنویؒ
اُس کے کرم سے پا گئے، وہ رتبۂ اہم

امت میں اُس کی۔ اور مقدر مسیحِ پاک
اتباع میں اُس کے اور ہے مہدیٔ محترم

تسلیم کر بہ فیضِ محمدؐ۔ بہ میرزا
میری نظر میں ہو گیا وہ اور محتشم

ہر لمحہ اُس کے لطف و کرم کا ہے اعتراف
ہر لحظہ اُس کے جود و عطا سے ہے آنکھ نم

محمودؔ دل پہ ہر دم ہے یہ شعرِ میرزا
"ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم"

"یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است"

(مرزا محمود احمد دار الصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط اول)

عیسائیت میں جدید رجحانات

مکرم جناب سعود احمد خان صاحب ۔ ربوہ

اسلام پر یہ اعتراض بلکہ الزام ہے کہ یہ مذہب تلوار کے زور پر پھیلا اور عیسائیت کو اس نے طاقت کے بل پر بعض ملکوں میں مٹایا یا مٹانے کی کوشش کی اور باوجود فرسودہ ہونے کے غیر مسلموں میں اب بھی یہ ایک الزام ہی اسلام کے خلاف سب سے بڑا حربہ ہے۔ اگر اسلامی ممالک کے سیاسی طور پر زوال پذیری کے دور میں عیسائیت اپنی روحانی تاثیرات اور اخلاقی قوت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو کر دکھا دیتی تو ہم کہتے کہ اسلام پر ان کا الزام واقعی کوئی وزن اپنے اندر رکھتا ہے لیکن ذہن فطرت اسلام سے گریزاں اور اس کے معصوم نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے کرنے والے عیسائی مخالفین کے لئے قدرت نے آخر یہ تلخ گھونٹ بھی پینا مقدر کر رکھا تھا کہ مسلمانوں کی تلوار نے تو ان کے دین کو کیا مٹانا تھا خود ان کے کرتوت نے ان کو اس کیفر کردار کو پہنچایا کہ آج عیسائیت کا روحانی دیوالیہ پن اظہر من الشمس ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج عیسائی ممالک میں کیا عوام اور کیا خواص دہریت کے سیلاب میں بہے چلے جا رہے ہیں حالانکہ اس صدی کی تین چوتھائیوں میں مغرب کو دو عظیم جنگوں کی تباہ کاریوں کا شکار ہونا پڑا۔ اور یہ انسانی فطرت ہے کہ مشکل وقت اور آفات کے دور میں وہ اپنے معبود کی طرف جھکتا ہے چنانچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد شدت سے لوگوں کے دلوں میں قوت الٰہی اور روحانی تسکین کی تمنا پیدا ہوئی لامحالہ وہ گرجوں کی طرف مائل ہوئے لیکن نتیجہ جو ظاہر ہوا نارمن ونسنٹ پیل NORMON VINCENT PEEL نے اسکی تصویر یوں کھینچی ہے۔

"انہیں اس میں وہ چیز نہ مل سکی جسکے وہ متلاشی تھے۔ انہیں تلاش تھی شخص کی نجات کی۔ انہیں تلاش تھی خدا کی معرفت کی اور اس کی محبت کی وہ اپنی زندگیوں میں خدا کی ہستی کا اثر اور اس اثر کی کارفرمائی کا مشاہدہ کرنا چاہتے تھے

(ریڈرز ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ایسا کیوں ہوا ایک عیسائی اخبار لکھتا ہے

"چرچ کی طرف سے جو وعظ اور خطبات دیئے جاتے ہیں وہ اکثر مبہم اور الجھے ہوئے ہوتے ہیں ..... چرچ میں مادہ پرستانہ ذہنیت حد سے زیادہ سرایت کر چکی ہے ..... یہ لوگوں کی راہنمائی نہیں کرتا بلکہ خود لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی اقدار کو جو انہیں مرغوب ہیں ان کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

(سیٹرڈے ایوننگ پوسٹ ۱۹۶۲ء)

لوگوں کی اصلاح ان کی خواہشات کے مطابق بدل لینے کی روش عیسائیت میں ایک پرانی بات ہے۔ چنانچہ برمنگھم کے بشپ ریورنڈ برنس کہتے ہیں۔

تاریخ ہمارے اس نظریہ کی تائید کرتی ہے کہ عیسائیت ہمیشہ زمانہ کے ساتھ ساتھ روپ دھارتی رہی ہے۔ جب درندہ صفت وحشیوں نے اسکو قبول کیا تو خود عیسائیت میں درندگی کو بھی جگہ مل گئی اور جب جنگجو قومیں اس میں شامل ہوئیں تو جنگ اور دہشت گردی بھی عیسائیت کی تعلیم کا حصہ بن گئے۔ جب جہالت کا دور دورہ ہوا اور توہم پرستی ہر طرف پھیل گئی تو عیسائیت نے اس کو بھی اپنی گود میں بٹھایا اب دیکھیں کیا ہو بہتری کی تو امید نہیں ..... شاید مسیح کی عملی قوت کچھ اثر دکھائے جو بہر حال زندہ ہے

(SHOULD SUCH FAITH OFFEND - P - 119

عجیب بات ہے کہ تبدیلیاں سیاست یا معاشرت نہیں بلکہ دینی عملیات کا حصہ بن جاتی ہیں جیسے بشپ بارنز نے کہا کہ درندگی اور دہشت وغیرہ عیسائی تعلیم کا حصہ بن گئیں۔ اس کی وجہ یہ کہ خود عقائد بھی بدلتے رہتے ہیں اس لئے لوگ دینی جوش و جذبہ کو بھی اپنی مرضی کے مطابق بنا لیتے ہیں۔ گویا جس پر جس کا بس چلے اس رسائی بھی وہیں تک ہوتی ہے کلیسا کے ارباب حل و عقد عقائد بدلتے ہیں عوام عملی حصہ کو بدل دیتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا

"ہمارا بس بھی چلتا ہے مگر اپنے گریبان تک"

عقیدے بدلنے کی ایک مثال پیش خدمت ہے۔ حضرت مریم کا تقدس عیسائیوں میں صدیوں سے مایہ النزاع چلا آ رہا ہے کوئی ان کو گناہ گار جانتا اور کوئی ان کو منزہ عن الخطا گردانتا رہا۔

آخر ۱۸۵۴ میں پوپ پیئس .9 نے فیصلہ صادر کیا کہ مریم کو مسیح کی طرح بے گناہ مقدس مانا جائے۔ اب سوال پیدا ہوا کہ کیا یوسف سے شادی کے بعد ہی وہ بشری الائشوں سے پاک رہیں۔ بعض نے کہا کہ یوسف کے بچے کسی اور بیوی سے تھے۔ مریم سے نہ تھے وہ تو صرف خدا کی طرف سے مریم کا محافظ تھا۔ دوسروں نے کہا کہ باوجود یوسف کے بچوں کی ماں بن جانے کے وہ پھر بھی باکرہ ہی رہیں۔ کیونکہ روحانی قانون جسمانی قانون سے مختلف ہوتا ہے۔ پھر سوال پیدا ہوا کہ جب وہ خطا سے پاک ہیں تو ان کو بھی مسیح کے ساتھ آسمان پر ہونا چاہیے پیئس دوازدہم نے اس عقیدے کو بھی ۱۹۵۰ء میں ایمان کا جزو بنا لیا۔ اب ایک اور مشکل پیش آئی کہ اگر وہ مر گئیں تو پھر بغیر زندہ ہونے کے کیسے آسمان پر چلی گئیں۔ اس لئے پھر تبدیلی ہو رہی ہے اور ان کی وفات سے بھی انکار کیا جا رہا ہے حالانکہ ان کی وفات ایک تاریخی واقعہ ہے مگر اس کو falling asleep کا نام دینے کی کوشش ہے۔ اور اسی سوتے سوتے میں وہ آسمان پر پہنچ گئیں دیکھئے۔

ENCYCLO PAEDIA BRITANICA زیر لفظ مریم

چرچ اور عقیدوں کی ایسی تبدیلیوں نے آج کل کے سائنسی دماغوں میں خلجان پیدا کر دیا اور وہ مذہب تو کیا خود خدا پر بھی نکتہ چینی کرنے میں دلیر ہو گئے۔ نوبت بایں جا رسید کہ پادری حضرات بھی دہریت کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں اور دہریت کا اصل سبب خود چرچ کو بتاتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کی ہاں میں ہاں ملا کر کہنا شروع کر دیا۔

خدا مر گیا ہے ..... اس کو اس خیال کو ہی وہ مسیحی دہریت کا نقطۂ آغاز تصور کرتے ہیں کیونکہ از راہ ستم ظریفی ان کی اس دہریت کی بنیاد خود مسیح کا وجود ہے (جس نے خدا ہونے کے باوجود مر کر دکھایا) (ہنوز دلیک ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء) جب "خدا مر گیا ہے" کے نظریہ کے بارے میں امریکہ کے بہت بڑے دانشور پادری ڈاکٹر فاس ڈک سے پوچھا گیا تو انہوں نے نہایت صفائی سے کہہ دیا۔

شاید اس لئے کہ خدا کے متعلق بہت سے نظریات اور تصورات ایسے ہیں جنہیں مرنا ہی چاہیئے۔

یقیناً جاہ جلال والا بادشاہ جو سونے کے تخت پر بیٹھ کر حکمرانی کرتا تھا۔ اب مر چکا تھا (یعنی خدا باپ) اسی طرح انسانی قد و قامت والا خدا بھی مر گیا (یعنی خدا بیٹا مسیح) جو دن کے ٹھنڈے وقت باغوں میں گھوما پھرتا تھا۔ اور خلاؤں کو پر کرنے والا خدا تو بالکل مر چکا (یعنی روح القدس)۔ ریڈرز ڈائجسٹ ۱۹۶۶ء)

ایک اور پادری ڈاکٹر لمیزلی ویدر ہیڈ جو یونیٹو ڈنسٹ کانفرنس کا انگلستان میں صدر تھا اپنی کتاب CHRISTAN AGNOSTICS میں جو ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی اور اتنی مقبول ہوئی کہ اسی سال اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنا پڑا۔ لکھتا ہے۔

یہ امر کہ تین شخصیتیں بیک وقت ایک ہی فطرت کی مالک ہیں۔ موجودہ دماغوں کے لئے سمجھنا نہایت دشوار ہے۔ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے کبھی ایک خدا کے تصور سے ہمکنار نہیں ہوا جا سکتا۔ CHRISTN AGNOSTICS-

(PAGE 96)

جب مسیح نے تین خداؤں کا ذکر نہ کیا۔ توریت کی شریعت میں ایک خدا پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا تو ایک دیانتدار محقق اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ جہاں موصوف پادری لیزلی ویدر ہیڈ پہنچے کہ عیسائی بننے کے لئے تثلیث پر ایمان لانا ضروری نہیں (کتاب مذکور صفحہ ۹)

حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش نے ان کو ابن اللہ بنانے میں عیسائیوں کی مدد کی۔ اور چونکہ بیٹا باپ سے کسی حال میں جدا نہیں اس لئے جب مسیح مر کر جی اٹھا اس وقت تک خدا بھی نعوذ باللہ مرا ہوا تھا۔ جب خدا دو ہزار سال قبل تین دن کے لئے مر سکتا تھا تو اس بات نے مغربی دنیا کے دہریوں کو دلیر بنا دیا کہ وہ یہ کہیں کہ خدا مر گیا۔ لیکن خود عیسائی محققین اور دانشور بھی جانتے ہیں کہ یہ سارا عقیدہ ہی معقولیت سے بہت دور ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خود حضرت مسیح اس بات کی تبلیغ نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے اب کھلے عام یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عقیدہ یعنی الوہیت مسیح کا عقیدہ حضرت عیسیٰ کے بہت عرصہ بعد بنایا گیا۔ چنانچہ مسٹر بوکٹ کہتے ہیں۔

یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہونے کا ذکر مسیح کے ستر سال بعد پہلی بار کیا گیا۔ ڈیڑھ سو سال بعد اس کو ایمان کا حصہ بنایا گیا۔

(COMPARTIV RELIGION صفحہ ۲۴۱)

ریورنڈ ڈاکٹر ویدر ہیڈ کہتے ہیں۔

عہد نامہ جدید انجیل کی چوتھی اور آخری کتاب (یعنی یوحنا) نہ صرف یہودیوں کے متعلق بتاتی ہے کہ وہ مسیح کو یوسف کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے بلکہ ان کے اپنے حواری بھی انکو اسی طرح پکارتے تھے

(CHRISTAN AGNOSTIC P,75)

اگر ان کے بن باپ پیدا ہونے میں ہی ان کے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشن کا دارومدار تھا تو ہر حواری سب سے پہلے ان کو ابن اللہ کہہ کر پکارتے۔ یہ حقیقت اب عیسائیوں کے دل و دماغ پر اس طرح جاگزیں ہو رہی ہے کہ بائبل کے ماڈرن انگلش ترجمہ میں صاف لکھا ہے۔

یوسف جس کے ساتھ کنواری مریم کی نسبت لڑائی گئی JESUS کا جس کو (CHRIST) بھی کہا جاتا ہے باپ تھا۔

بحوالہ (CHRISTIAN AGNOSTICS P68)

غالباً یہی وجہ ہے کہ اسی ترجمہ میں کنواری مریم کے الفاظ کے ساتھ بریکٹ میں نوجوان عورت بھی لکھا ہے۔ انجیل کے مشہور مفسر ڈاکٹر برکلے مسیح کی اعجازی پیدائش کی یوں تشریح کرتے ہیں

یہودیوں میں بھی یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ ہر بچہ کی پیدائش میں تین عوامل کا ہونا ضروری ہے (۱) باپ (۲) ماں (۳) روح القدس.....

پس حضرت عیسیٰ کی پیدائش کو انجیل میں بڑی شاعرانہ خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا کہ اگرچہ باپ موجود بھی تھا تب ہی ان کے معاملہ میں روح القدس ایک خاص منفرد شان کے ساتھ کارفرما ہوئی تھی۔

(THE GOSPEL OF LUKE P7)

(باقی)

احمدی بچوں کیلئے امامِ وقت کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو ـــــ اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لیے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام اطفالِ احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح والدین بھی اپنے بچوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہیں دیں گے۔

زعماء کرام براہ کرم اس بارہ میں خاص کوشش فرمادیں کہ کوئی احمدی شیرخوار بچہ تک ایسا نہ رہے جو وقفِ جدید کا مجاہد نہ ہو۔ براہ کرم اپنی کوششوں کے نتائج کا معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹوں میں تذکرہ فرمایا کریں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکز ربوہ)

ستر ہویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس

۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ربوہ میں منعقد ہوگی:

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ستر ہویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس امسال ماہ رمضان کے بعد ۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین (طلباء و طالبات) کو درس القرآن کی اس نہایت اہم اور مفید کلاس میں شمولیت کی پُرزور تحریک فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کی طرف سے بھرپور نمائندگی ہو۔ وباللہ التوفیق!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

احباب جماعت سے گذارش

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ کل آمد پر شرح کیمطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

((ادارہ))

ذہنوں کو جلا دینے والے افکارِ عالیہ

"بادشاہ نے خود ایران کی زمین ہمارے سپرد کر دی"

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلامی لشکر تہران کے ساتھ ٹکرے رہا تھا کہ بادشاہ کو خیال آیا کہ یہ عرب ایک غریب ملک کے رہنے والے بھوکے ننگے لوگ ہیں۔ اگر ان کو انعام کے طور پر کچھ روپیہ دے دیا جائے تو ممکن ہے یہ لوگ واپس چلے جائیں اور لڑائی کا خیال ترک کر دیں۔ چنانچہ اس نے مسلمانوں کے کمانڈر انچیف کو کہلا بھیجا کہ اپنے چند آدمی میرے پاس بھجوا دیئے جائیں میں ان سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں جب وہ ملنے کے لئے آئے تو اس وقت بادشاہ بھی اپنے دارالخلافہ سے نکل کر کچھ دور آگے آیا ہوا تھا اور عیش اور تنعم کا ہر قسم کا سامان اس کے ساتھ تھا۔ نہایت قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے۔ نہایت اعلیٰ درجے کے کوچ اور کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا کہ مسلمان سپاہی آ پہنچے۔ سپاہیوں کے پاؤں میں آدھے چھلے ہوئے چمڑے کی جوتیاں تھیں جو مٹی سے اٹی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے جس وقت وہ دروازے پر پہنچے چوبدار نے آواز دی کہ بادشاہ سلامت کی حضوری میں تم حاضر ہوتے ہو۔ اپنے آپ کو ٹھیک کرو۔ پھر اس نے مسلمان افسر سے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ کس قسم کے قیمتی قالین بچھے ہوئے ہیں تم نے اپنے ہاتھوں میں نیزے اٹھائے ہوئے ہیں ان نیزوں سمیت قالینوں پر سے گزرو گے تو ان کو نقصان پہنچے گا۔ اس مسلمان افسر نے کہا تمہارے بادشاہ نے ہم کو بلایا ہے ہم اپنی مرضی سے اس سے ملنے کے لئے نہیں آئے اگر ملنے کی احتیاج ہے تو اس کو ہے۔ ہمیں نہیں۔ اسے اگر اپنے قالینوں کا خیال ہے تو اسے کہہ دو کہ وہ اپنے قالین اٹھالے ہم جوتیاں اتارنے یا نیزے اپنے ہاتھ سے رکھنے کے لئے تیار نہیں اس نے بہتیرا پروٹسٹ کیا اور کہا کہ اندر قیمتی فرش ہے۔ جوتیاں اتار دو اور نیزے رکھ دو۔ مگر انہوں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے ہم کو بلایا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اس سے ملنے کے لئے نہیں آئے۔ غرض اسی حالت میں وہ اندر پہنچے۔ وہاں تو بڑے سے بڑا جرنیل اور وزیر بھی زمین بوس ہوتا اور بادشاہ کے سامنے سجدہ کرتا تھا مگر یہ تنی ہوئی چھاتیوں اور اٹھی ہوئی گردنوں کے ساتھ وہاں پہنچے۔ بادشاہ کو سلام کیا اور پھر اس سے پوچھا کہ بادشاہ! تم نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ بادشاہ نے کہا تمہارا ملک نہایت جاہل، پست، درماندہ اور مالی تنگی کا شکار ہے اور پھر عرب وہ قوم ہے کہ جو گوہ تک (ایک ادنیٰ جانور) کھاتی ہے۔ وہ عمدہ کھانوں سے ناآشنا ہے۔ عمدہ لباس سے ناآشنا ہے۔ اور بھوک اور افلاس نے اسے پریشان کر رکھا ہے معلوم ہوتا ہے اسی تنگی اور قحط کی وجہ سے تمہارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ہم دوسرے ملکوں میں جائیں اور ان کو لوٹیں۔ میں تمہارے سامنے تمہاری اس تکلیف کو دیکھتے ہوئے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تمہارا جتنا لشکر ہے اس میں سے ہر سپاہی کو میں ایک ایک اشرفی اور ہر افسر کو دو دو اشرفیاں دے دوں گا۔ تم یہ روپیہ لو اور اپنے ملک میں واپس چلے جاؤ۔ مسلمان کمانڈر نے کہا۔ اے بادشاہ! یہ جو تم کہتے ہو کہ ہماری قوم گوہ تک کھانے والی تھی اور ہم غربت اور ناداری میں اپنے ایام بسر کر رہے تھے یہ بالکل درست ہے۔ ایسا ہی تھا مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ نے ہم میں اپنا ایک رسول بھیجا اور اس نے ہم کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ اور ہم نے اسے قبول کر لیا۔ تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم روپوں کے لئے نکلے ہیں مگر ہم روپوں کے لئے نہیں نکلے۔ تمہاری قوم نے ہم سے جنگ شروع کی ہے اور اب ہماری تلواریں تبھی نیام میں جائیں گی۔ جب یا تو کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ گے۔ اور یا پھر مسلمانوں کے باجگزار ہو جاؤ گے۔ اور ہمیں جزیہ ادا کرو گے۔

ایران کا بادشاہ جو اپنے آپ کو نصف دنیا کا بادشاہ سمجھتا تھا وہ اس جواب کو برداشت نہ کر سکا۔ اسے غصہ آیا۔ اس نے چوبدار سے کہا جاؤ اور ایک بوری میں مٹی ڈال کر لے آؤ۔ وہ بوری میں مٹی ڈال کر لے آیا۔ تو اس نے کہا یہ بوری اس مسلمان کے سر پر رکھ دو۔ اور اسے کہہ دو کہ میں تمہارے سروں پر خاک ڈالتا ہوں۔ اور سوائے اس مٹی کے تمہیں کچھ اور دینے کے لئے تیار نہیں وہ مسلمان افسر جس کی گردن ایران کے بادشاہ کے سامنے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھکا دی۔ اس موقع پر اس نے فوراً اپنی گردن جھکا دی۔ پیٹھ پر بوری رکھی اور اپنے ساتھیوں سے کہا آجاؤ۔ بادشاہ نے خود ایران کی زمین ہمارے سپرد کر دی ہے مشرک تو وہمی ہوتا ہے۔ بادشاہ نے یہ سنا تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان لوگوں کو جلدی پکڑو مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے۔ انہوں نے کہا اب یہ پکڑی جانے والی مخلوق نہیں ہے پھر وہی بادشاہ جس نے کہا تھا کہ میں تمہارے سروں پر خاک ڈالتا ہوں وہ میدان چھوڑ کر بھاگا۔ پھر ملک چھوڑ کر بھاگا۔ اور شمالی پہاڑوں میں جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ اور اس کے قلعے اور محلات اور خزانے سارے کے سارے مسلمانوں کے قبضے میں آگئے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۱۰۲ تا ۱۱۱)

(مرسلہ:۔ ڈاکٹر منور احمد۔ سکرنڈ۔ ضلع نواب شاہ)

اُذکُرُوا مَوتٰکُم بِالخَیرِ

میری بڑی ہمشیرہ

(مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ایم بی بی ایس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

میری بڑی بہن محترمہ امۃ الحق مرحومہ ۲۲ اپریل کو شام کے ساڑھے سات بجے دل کا دورہ پڑنے سے ساہیوال میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کو امانتاً احمدیہ قبرستان ساہیوال میں ۲۳ اپریل کو عصر کی نماز کے بعد سپرد خاک کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ محترمہ بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کی بیٹی تھیں اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی اہلیہ تھیں۔ آپ نے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

مجھے اپنی بڑی بہن سے گہرا دلی لگاؤ تھا۔ انھوں نے زندگی کی مشکلوں میں میرا بڑا ساتھ دیا مجھے ایم بی بی ایس کی تعلیم کے دوران کافی عرصہ آپ کے گھر رہنے کا موقع ملا۔ اس دوران آپ نے ہر طرح سے میری مدد کی۔ حتیٰ کہ جب میں نے ایم بی بی ایس فائنل ایئر کا امتحان کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے پاس کر لیا تو آپ نے مجھے کچھ رقم بھی دی تاکہ میں اپنی دوسری نئی زندگی کا آغاز آسانی سے کر سکوں۔ دورانِ تعلیم مرحومہ میرے کپڑے وغیرہ بھی خود ہی سی کر دیتی تھیں۔ ایک بار جب مالی تنگی کی وجہ سے میں نے تعلیم کو خیرباد کہنے کا ارادہ کیا تو اسے آپ نے پسند نہ کیا۔ اور یہی کوشش کی کہ میں جس طرح بھی ہو اپنی تعلیم مکمل کروں اور ڈاکٹر بنوں اور سچ تو یہ ہے میں آپ کی کوششوں کی وجہ سے ہی اپنی تعلیم مکمل کر پایا۔

مرحومہ بہت مہمان نواز تھیں رشتہ داروں کا خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ نماز تہجد بھی ادا کرتی تھیں۔ جب تک صحت نے اجازت دی رمضان المبارک کے روزے بھی رکھتی رہیں۔ دنیا بھی ایک باغ ہے جو طرح طرح کے خوشنما پھولوں سے سجا ہوا ہے۔ اور ہر پھول اپنی زندگی پوری کر کے ٹہنی سے گر جاتا ہے اور باغ کی رونق کم جاتا ہے صرف یاد باقی رہ جاتی ہے۔ انسان بھی بالکل اس طرح ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو گھر اور خاندان کی رونق میں فرق آجاتا ہے۔ ہاں دوسروں کے کام آنیوالے کی یاد دلوں پر اپنے نقش چھوڑ جاتی ہے

جس دن انہوں نے وفات پائی میں ۱۲ بجے چھٹی ہو جانے کے بعد گھر گیا کیونکہ گرمی بے حد تھی۔ اس وجہ سے تیز گام گاڑی میں جو تقریباً ۲ بجے لاہور سے ساہیوال کے لیے روانہ ہوتی ہے نہ جا سکا بلکہ عوامی ایکسپریس کے ذریعہ ساہیوال پہنچا جو تقریباً دو گھنٹہ راستہ میں لیٹ ہو گئی۔ مرحومہ میرا انتظار کرتی رہی اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی شام کے ساڑھے سات بجے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ گو وہ ہمیں بہت پیاری تھیں مگر بلانے والا جیسا کہ حضور نے فرمایا جانے والے سے بھی زیادہ پیارا ہے اس وجہ سے ہم صبر کرتے ہیں۔ جو محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ وفات سے پہلے مجھ سے کہا کہ میں شاید مئی تک ہی زندہ رہوں۔ چونکہ مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم جو کہ میرے خسر تھے وہ بھی ماہ مئی میں فوت ہوئے تھے۔

پھر کہا کہ میں نے اپنے تین بچوں کو خواب میں جو کسی میں فوت ہو گئے تھے دیکھا ہے انھوں نے مجھے کہا ہے کہ امی آپ اکیلی کیوں یہاں کھڑی ہیں اور انھوں نے میری انگلیاں پکڑ لیں۔ اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ خدا تعالیٰ انھیں جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیں۔ آمین ثم آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

ایک مخلص دوست کا ذکرِ خیر

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ

مومن کی نگاہ دنیا کی طرف نہیں بلکہ آخرت کی طرف اٹھتی ہے۔ وہ دنیوی لہو ولعب اور ان عارضی نعماء پر مستقل اور ابدی نعماء کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اس دار العمل میں نافع الناس بنتا ہے تو اس لئے کہ اپنے محبوبِ حقیقی کی خوشنودی حاصل کرے اور اپنے رفیقِ اعلیٰ کی محبت کو پالے۔ اس دنیا سے جدائی کا حزن و ملال اسے محسوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ لقائے الٰہی کی تڑپ اسے بے چین کئے رکھتی ہے۔ ایسے ہی وجودوں میں سے ہمارے ایک نہایت مخلص اور درویش صفت نوجوان میاں احمد منصور صاحب تمیم (تحصیلدار میانوالی) ناظم مجلس انصار اللہ ضلع میانوالی تھے۔ جو ۸ نومبر ۱۹۸۰ء کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئے اور اپنے رفیقِ اعلیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت اطمینان سے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

موصوف میاں صاحب کا وطنِ مالوف جھنگ مگھیانہ تھا اور آپ مکرم میاں ناصر علی صاحب تمیم کے بڑے بیٹے تھے۔ جن کے بچپن اور عنفوان شباب کی یادیں اپنے بوڑھے حلیم باپ کے دل کو معمور کئے ہوئے ہیں اور جس کی گوناگوں صفات کے انمٹ نقوش دوستوں اور ہم مکتبوں کے دلوں پر ثبت ہیں۔

آپ کے بچپن میں ہی والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور ماں کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ بڑے صبر و شکر سے بچپن گزارا۔ محنت سے تعلیم حاصل کی۔ گریجوایشن کی اور محکمہ مال میں بطور نائب تحصیلدار بھرتی ہوئے۔ نہایت دیانتداری، اخلاص اور محنت سے اپنے فرائض ادا کئے۔ تحصیلدار ہوئے اور فیصل آباد، سرگودھا، عیسیٰ خیل اور میانوالی میں سرکاری فرائض سرانجام دیئے۔ دینی رغبت اور دیانتداری کے باعث "روائتی مخالفت" کا شکار ہوئے۔ مگر آزمائش میں پورے اترے اور دوبارہ اسی منصب پر فائز ہوئے اور بالآخر اسی منصب پر ہی میانوالی میں عین اس وقت رحلت فرما گئے جبکہ نمازِ فجر کے لئے وضو کر رہے تھے۔ اچانک حرکتِ قلب بند ہو گئی اور ربابِ زندگی ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گیا۔

جھنگ صدر میں میرے چند سالہ تربیتی فرائض کے عرصہ میں میرے ساتھ قلبی محبت اور گہری موانست نیز ان کی نجابت اور فراست، حلیم و کریم طبیعت کا میرے دل پر گہرا اثر ہے اور اس نازک دور میں خصوصاً نوجوانوں کے لئے موصوف کا کردار قابلِ تقلید ہے۔ دین کی محبت رگ و ریشہ موجزن تھی حضورِ انور سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اطاعت نظام کا عجیب منظر تھا۔ اگر سلسلہ کا کوئی کارکن مسجد میں بیٹھنے کے لئے کہتا تو آپ مسجد کے کونے میں خاموشی سے بیٹھے رہتے۔ جب سب لوگ چلے جاتے تو آپ اجازت لے کر معانقہ کے بعد رخصت ہوتے۔

تدبر فی القرآن آپ کی عادت تھی اور بعض آیات کے حل کے لئے اس عاجز کا بے چینی سے انتظار کرتے۔ اس عاجز کو اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا اعتراف ہے مگر علم و حکمت کے سرچشمہ کے طفیل ربِّ علیم کے فضل و احسان سے ہمیں بعض نئی نئی باتیں حاصل ہوتیں۔ ہماری نگاہ روحانی خزائن کے منبع اور تاسم سیدنا و حضرت اقدس۔ ناقل، کی تحریرات پر ہوتی اور تمام عقدے کھل جاتے۔ موصوف کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ اکثر خاموش رہتے مگر جب بات کرتے تو بڑی پُر اثر اور مفید۔ عبادات اور ذکرِ الٰہی میں بڑی رغبت تھی اور بچوں کو بھی اکثر ترغیب دیتے۔ جماعتی تقریبات میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے اور آخر وقت تک بیٹھے رہتے۔

والدین کے ساتھ محبت اور اطاعت اس حد تک تھی کہ وہ "وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا تھے۔ رشتہ داروں اعزہ و اقارب اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اسلامی تعلیمات کا مظہر تھا۔

میاں صاحب موصوف میں دوستوں اور عزیزوں نے خوبیاں ہی دیکھیں اور کسی کو بھی تکلیف نہ پہنچی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں مقامِ قرب سے نوازے۔ آپ کے ضعیف والد، آپ کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی خواہش کے مطابق بچوں کو اس قابل بنائے کہ ان میں سے ایک جو ہر دینِ حق کے لئے زندگی وقف کر دے۔

آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی دوسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری پندرہ روزہ تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۶ مئی ۸۲ء کو ایک سادہ مگر پُر وقار اختتامی تقریب کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ الحمد للہ۔

اس کلاس کا افتتاح ۲۳ اپریل کو شام ۵ بجے حضرت سیدہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے خطاب اور دعا کے ساتھ عمل میں آیا تھا۔ اس کلاس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی رہی کہ اختتامی تقریب خدام الاحمدیہ میں طالبات کلاس کو بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سننے کا شرف حاصل ہوا۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے نہایت مہربانی سے طالبات کے لئے پردہ کا انتظام کروا دیا تھا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۶ مئی کو ہماری اختتامی تقریب کا آغاز صبح ۹-۳۰ بجے لجنہ کے ہال میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ قانتہ فائزہ نے کی۔ تلاوت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے ڈائس پر تشریف لاکر جملہ حاضرات کی معیت میں لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ دہرایا۔ نظم عزیزہ خالدہ اشرف نے درثمین میں سے پڑھی۔ نظم کے بعد کلاس کی رپورٹ نائبہ سیکرٹری تعلیم امۃ الرشید صاحبہ سیال نے پڑھ کر سنائی۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امسال اس کلاس میں ربوہ کی ۱۱۶ طالبات کے علاوہ بیرون از ربوہ ۱۷ لجنات کی ۵۲ طالبات نے بھی شرکت کی جبکہ گزشتہ سال صرف لجنہ ربوہ کی ۱۳۴ طالبات شامل تھیں۔ جن لجنات کی کلاس میں نمائندگی ہوئی وہ ربوہ، راولپنڈی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان، احمد نگر، آنبہ، شیخوپورہ، خوشاب، کماس، کوٹ رحمت خان، سیالکوٹ، سرگودھا، سمندری، چوہڑکانہ، رائے محمد انور اور پکی ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس تربیتی کلاس کا مقصد ان نوعمر طالبات کو جو میٹرک کا امتحان دینے کے بعد فارغ تھیں۔ ابتدائی دینی تعلیم و تربیت کا موقع فراہم کرنا اور منزل مقصود کی طرف راہنمائی کرنا تھا ورنہ اس نہایت مختصر تعلیمی عرصہ میں کسی خاص نصاب پر عبور حاصل نہیں ہو سکتا۔ تاہم ہم اپنے قادر و مقتدر خدا سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو بار آور فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔

کلاس کے تدریسی پروگرام کا ایک قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور نماز باترجمہ سکھانے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ تمام طالبات کو کم و بیش تیس تیس کے پانچ حزبوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر حزب کی الگ الگ معلمہ مقرر تھیں۔ سب نے وقت کی پابندی کے ساتھ بہت لگن سے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

قرآن کریم پڑھانے والی اساتذہ کے نام یہ ہیں۔ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ۔ محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ، محترمہ نجم النساء صاحبہ، محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ راولپنڈی۔

* - قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ کے علاوہ خاکسار سعیدہ احسن نے بچیوں کو حدیث اور دیگر مسائلِ نماز وغیرہ پڑھائے۔ محترمہ ثریا خانم صاحبہ نے دعوۃ الامیر اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ سیال نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بچیوں کو پڑھائی۔ مقررہ تدریسی نصاب کے علاوہ جماعت کے مقتدر احباب اور ممبراتِ لجنہ سے آٹھ لیکچر بھی کروائے گئے جن کے عناوین مع مقررین اور مقررات درج ذیل ہیں۔

- مسئلہ خاتم النبیین کی وضاحت از محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔
- دلائل ہستی باری تعالیٰ از محترم مولانا عبد المالک خان صاحب
- "وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت" از محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
- نظام وصیت کیا ہے؟ اس کے اغراض و مقاصد اور برکات از محترمہ شوکت گوہر صاحبہ
- جملہ رسومات و بدعات غیر اسلامی اور غیر شرعی ہیں از حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ
- پردہ اسلامی معاشرہ کا امتیاز اور مرد اور عورت کی عزت کا ضامن ہے۔ از محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ
- اطاعت والدین از محترمہ رضیہ درد صاحبہ
- صحت جسمانی لیکچر مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی۔

تدریسی پروگرام کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں پر بھی عمل ہوتا رہا۔ بیرون از ربوہ کی طالبات محترمہ رفیعہ رامہ صاحبہ کی نگرانی میں مختلف کھیلوں میں حصہ لیتی رہیں۔ نیز مہمان خانہ مستورات میں طالبات کو سلائیڈز دکھا کر بیرون پاکستان تبلیغ اسلام سے متعلق سرگرمیوں سے روشناس کروایا گیا۔ بیت بازی کا پروگرام جس میں درثمین اور کلام محمود کے اشعار زیر نظر رہے بھی باعث دلچسپی رہا۔ پھر طالبات بیرون از ربوہ کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ سے بھی شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔

۵ مئی کو مقررہ نصاب پر مشتمل طالبات کو ایک سوالنامہ دیا گیا جن کے جوابات پرچہ پر ہی مطلوب تھے۔ اس امتحان میں ۱۲۷ طالبات نے شرکت کی۔ ۱۲۶ طالبات اچھے نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئیں۔ کامیاب طالبات کو اختتامی تقریب میں محترمہ صدر صاحبہ نے اسنادِ کامیابی عطا کیں۔ امتیازی نتیجہ درج ذیل ہے۔

- اوّل مریم صدیقہ صاحبہ لاہور ۱۰۰/۱۰۰ • دوم عابدہ منصورہ دارالصدر جنوبی ربوہ ۹۹/۱۰۰
- سوم شاہدہ اسماعیل دارالصدر شرقی ۲ ربوہ ۹۹/۱۰۰

ان طالبات نے سیدہ محترمہ صدر صاحبہ کے دستِ مبارک سے انعامات اور اسناد وصول کیں۔ رپورٹ کے آخر میں سیکرٹری تعلیم نے اُن تمام اساتذہ کرام، منتظمات، مقررین اور مقررات کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کلاس کے جملہ پروگراموں کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا اور خصوصی طور پر محترم ناظر صاحب دارالضیافت اور صدر مجلس انصار اللہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نیز عزیزہ امۃ الباسط شریف صاحبہ، رضیہ منیرہ صاحبہ اور محترمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ بھی حسن کارکردگی کی وجہ سے شکریہ کی مستحق ہیں۔

آخر میں سیدہ محترمہ صدر صاحبہ نے طالبات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے طالبات کو یاد دلایا کہ یہ تربیتی کلاسیں آج کے زمانہ کی ایجاد نہیں ہیں بلکہ ان کا منبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات اور آپؐ کا زمانہ ہے۔ مدینہ کے اطراف و جوانب سے وفود آپؐ کی ذاتِ بابرکات سے فیضیاب ہونے کے لئے آتے رہتے۔ آپؐ کی ہر حرکت کا مشاہدہ کرتے اور پھر اس پر عمل پیرا ہو جاتے تھے۔ علم کو یاد رکھنے اور پھیلانے کا یہی ایک طریق ہے۔ آپ نے طالبات کو تلقین فرمائی کہ وہ بھی واپس جا کر اپنی دوسری بہنوں کو دین کی باتوں سے آگاہ کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ان ایام میں آپ کے دلوں میں دین کی جو محبت پیدا ہوئی ہے وہ قائم رہنی چاہیئے بلکہ اس میں اور جلا پیدا کریں۔ دینی علم کا حصول بہت ضروری ہے اور پھر اصل اصولی علم قرآن کا ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ قرآن کے علوم کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا کا پیار حاصل کرنا ہے اور یہ پیار صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے زور دے کر کہا کہ کسی احمدی بچی کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے طالبات کو بہترین عملی نمونہ پیش کرنے کی تاکید فرمائی کیونکہ کوئی قوم اس کے بغیر شاہراہِ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اس دوران آپ نے ربوہ کی طالبات کو خصوصی توجہ دلائی کہ انہیں ہر لحاظ سے اپنا بہترین عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

دعا کے بعد یہ سادہ مگر پُر وقار مجلس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

(سعیدہ احسن۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدوار واقفین زندگی

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معین تاریخ کا اعلان عنقریب الفضل میں کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کیلئے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں اور پھر میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

چندہ اجتماع — لجنہ اماء اللہ

دوسری سہ ماہی (اکتوبر ۱۹۸۱ء تا مارچ ۱۹۸۲ء) کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات میں بجٹ کے مطابق بہت زیادہ کمی ہے۔ تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک چندہ ہذا ادا نہیں کیا براہِ کرم وہ اپنی اپنی ممبرات کو ڈیڑھ روپیہ فی ممبر کے حساب سے چندہ دینے کی طرف توجہ دلائیں اور اپنا چندہ جلد از جلد مرکز بھجوانے کی کوشش کریں تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائزہ شعبہ تعلیم دوسری سہ ماہی

(جنوری تا مارچ ۱۹۸۲ء)

اس سہ ماہی کی کارکردگی کی کیفیت یہ ہے :-

کل کم و بیش ۲۵۰ ماہوار رپورٹیں موصول ہوئیں۔ جنوری میں ۶۳، فروری میں ۷۵ اور مارچ میں ۸۵ رپورٹیں ملیں۔ کئی ایک رپورٹیں چار چار، پانچ پانچ ماہ کی اکٹھی ملتی ہیں اس لحاظ سے سہ ماہی ہذا میں ملنے والی رپورٹوں کی تعداد ۲۵۰ ہے۔ اس تعداد میں اکثریت دو ماہ یا ایک ماہ کی رپورٹیں ارسال کرنیوالی لجنات کی ہے۔ جبکہ ۵۰ شہری، قصباتی اور دیہاتی لجنات کی طرف سے تین تین ماہ کی کارکردگی کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔

یہ امر باعثِ تسکین ہے کہ ہر رپورٹ میں بنیادی کام یعنی قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور نماز باترجمہ کی درس و تدریس کا کام ہر شہری، قصباتی اور دیہاتی لجنہ میں ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔ مگر مجموعی کام کی نوعیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سہ لجنات کی کئی ایک صدریں اپنے اپنے لائحہ عمل کو دیکھکر کام نہیں کرتیں۔ رپورٹ فارم پہلے کے چھپے ہوئے ہیں جبکہ سالِ رواں کے نصاب کے بعض حصے نئے ہیں۔ ان کا رپورٹ فارم میں ذکر نہیں۔ مگر رپورٹ فارم میں ان کی رپورٹ درج کرنے کے لئے نیچے جگہ خالی ہے۔ لہذا اس جگہ رپورٹ درج کی جا سکتی ہے۔ بہت سی لجنات شہری اور قصباتی ایسی ہیں جنہوں نے اپنی رپورٹوں میں انڈیکس تفسیر صغیر کے شاملِ نصاب حصہ مسئلہ خاتم النبیین کی وضاحت، اجلاسوں میں اور حضور کی خدمت میں دعائیہ اور نتائج سے متعلق خطوط بچوں سے لکھوانے کا ذکر نہیں کیا۔ آئندہ اس حصہ نصاب پر عمل کیا جائے۔ متعلقہ شعبہ کی طرف سے بذریعہ خطوط اور اعلان الفضل اس طرف توجہ بھی دلائی جا چکی ہے۔

سب دیہاتی لجنات کی طرف سے قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور نماز باترجمہ سیکھنے سکھانے کی رپورٹ ملتی ہے مگر قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات اور آخری دس سورتیں یاد کروانے کا ذکر نہیں ہوتا۔ نیز اردو لکھنا اور پڑھنا سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ ان سب امور کا دیہاتی رپورٹ میں ذکر کرنا لازمی ہے۔

بعض لجنات کے کام کی نوعیت میں کئی ماہ تک کوئی تبدیلی نہیں ہوتی یعنی ایک ہی رپورٹ ہر ماہ نقل کر کے بھجوا دیتی ہیں یا بعض یہ نوٹ دے کر کام سے خلاصی حاصل کر لیتی ہیں کہ "سابقہ رپورٹ ملاحظہ ہو" اس قسم کی کارکردگی کام میں ترقی کی علامت نہیں ہوتی۔ ہر ماہ جو کام کروایا جائے صرف اس کی رپورٹ دی جائے۔

بیس سے زائد لجنات نے صرف اجلاسوں کی کارروائی کی رپورٹ ارسال کی ہے اور تعلیم کے شعبہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ایسی تمام لجنات سے گزارش ہے کہ رپورٹ مکمل ارسال کیجئے یعنی ہر شعبہ کی رپورٹ الگ الگ تحریر کی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس مذاکرہ کا انعقاد

۳۰ اپریل بروز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بستان افغاناں تحصیل شکر گڑھ میں تشریف لائے۔ آپ نے دوپہر کے کھانے کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس دوران غیر از جماعت احباب کو کھانا کھلایا گیا۔

پونے چار بجے خاکسار کی تلاوت کیساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے تحریری طور پر آئے ہوئے سوالات کے نہایت ہی مؤثر اور مدلل جوابات دینے شروع کئے۔ آپ نے قرآن کریم و احادیث اور بزرگان اُمت کے حوالوں سے انتہائی زیادہ دلچسپی پیدا کر دی۔ جوابات کا یہ دلچسپ سلسلہ شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔

یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی کامیاب رہا۔ الحمد للہ اس علمی مجلس میں جہاں ایک ہزار کے لگ بھگ حاضری رہی وہاں تقریباً تین سو دوست شامل ہوئے اور اکثر بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ یہ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون پر خاکسار مکرم مقبول احمد خان صاحب، مکرم محمد یعقوب خان صاحب، مکرم محمد اسحٰق خان صاحب، مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی اور مجلس خدام الاحمدیہ معیادی نانو کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(حافظ ملک منور احمد احسان مربی سلسلہ تحصیل شکر گڑھ۔ مقیم کنجروڑ)

اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے والے والدین کے درجات

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جو ماں باپ اپنے بچوں کی جسمانی صحت اور ان کی روحانی تربیت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور اگر ایک کھجور اپنے بچے کو اس رنگ میں اور اس ذہنیت کے ساتھ دینے کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے تو جو ماں باپ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تا وہ اسلام کے رنگ میں رنگے جائیں۔ قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والے بنیں اور دنیا کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے والے بنیں وہ کس قدر بلند درجات کے مستحق ہیں۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳، الفضل ۱۳ نومبر ۷۵ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد مقلح صاحب گوندل سکنہ ۱۲/۱ محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیوہ حکیم عبداللطیف صاحب مرحوم) وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت ۵۰ تحریک جدید ربوہ اس وقت مبلغ دو ہزار روپے موجود ہیں۔

میرے علاوہ مرحومہ کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ رقم مبلغ دو ہزار روپے میں سے مرحومہ کا حصہ وصیت ۱/۱۰ منہا کر لیا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ ۱۵ یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بزمِ ارشاد انصار اللہ

بزم ارشاد کا قیام مجالس انصار اللہ کی ترقی کے لئے ایک ضروری قدم ہے۔ ناظمین اضلاع زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس انصار اللہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر مجلس میں یہ بزم ضرور قائم ہو جائے اور مرکزی پروگرام کے مطابق کام کر کے رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

ناظم صاحب اطفال!

★ کیا آپ نے اطفال الاحمدیہ کے حل شدہ پرچے واپس مرکز بھجوائے ہیں آخری تاریخ ۳۱ مئی ہے۔

★ کیا آپ اطفال کو کتاب کا مطالعہ کروا رہے ہیں۔ اس ماہ کے لئے مقرر شدہ کتاب کا نام "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" ہے (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

• کیا آپ چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک مکان ۱۸/۹ برلب پختہ سڑک (جامعہ روڈ) محلہ دارالنصر شرقی مشتمل بر ایک کمرہ، باورچی خانہ، غسل خانہ، لیٹرین، چار دیواری قابل فروخت ہے۔

ضرورتمند دوست درج ذیل پتہ پر ملکر قیمت طے کر لیں۔

صوبیدار میجر محمد حنیف

۱/۹ محلہ دارالنصر غربی ربوہ

خدمت کے جذبہ کے ساتھ

ڈے اینڈ نائٹ سروس

ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ ٹیٹنگ مشین۔ واشنگ مشین فیوز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہوگی

پروپرائیٹر:- میاں محمد ادریس

فون ۲۸۱۷۳

میاں الیکٹرک سروس

بالمقابل تاج ٹیکسٹائل ملز مقبول روڈ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ) کی کل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کی بیٹی بشیرہ بیگم میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعائے خاص فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز خاکسار بعارضہ ہائی بلڈ پریشر اور پیٹ درد بیمار ہے میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر خدمتِ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(امام الدین صدر جماعت احمدیہ گوئی، کوٹلی آزاد کشمیر)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ عزیزہ سلطانہ پر فالج کا حملہ ہوا اور صرف تین دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۲ مئی کو رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بڑی صابرہ شاکرہ باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھنے والی تہجد گذار تھیں۔ بچوں کی تربیت و تعلیم میں ہمیشہ کوشاں رہتی۔ اور ہمیشہ یہ دعا کرتی کہ اے خدا موت تو حق ہے، لیکن کسی کا محتاج نہ بنانا۔ اور خدا نے مرحومہ کی اس دعا کو قبول کیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور کئی پوتے اور پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے شوہر کو بھی جو رعشہ کی وجہ سے بیمار ہیں صحت و تندرستی دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

مطالعہ کتب اطفال الاحمدیہ

ماہ مئی میں "اسلام کی باتیں" اطفال کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ تمام اطفال اس کا مطالعہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس سائلین کے نظام کو مؤثر اور فعال بنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

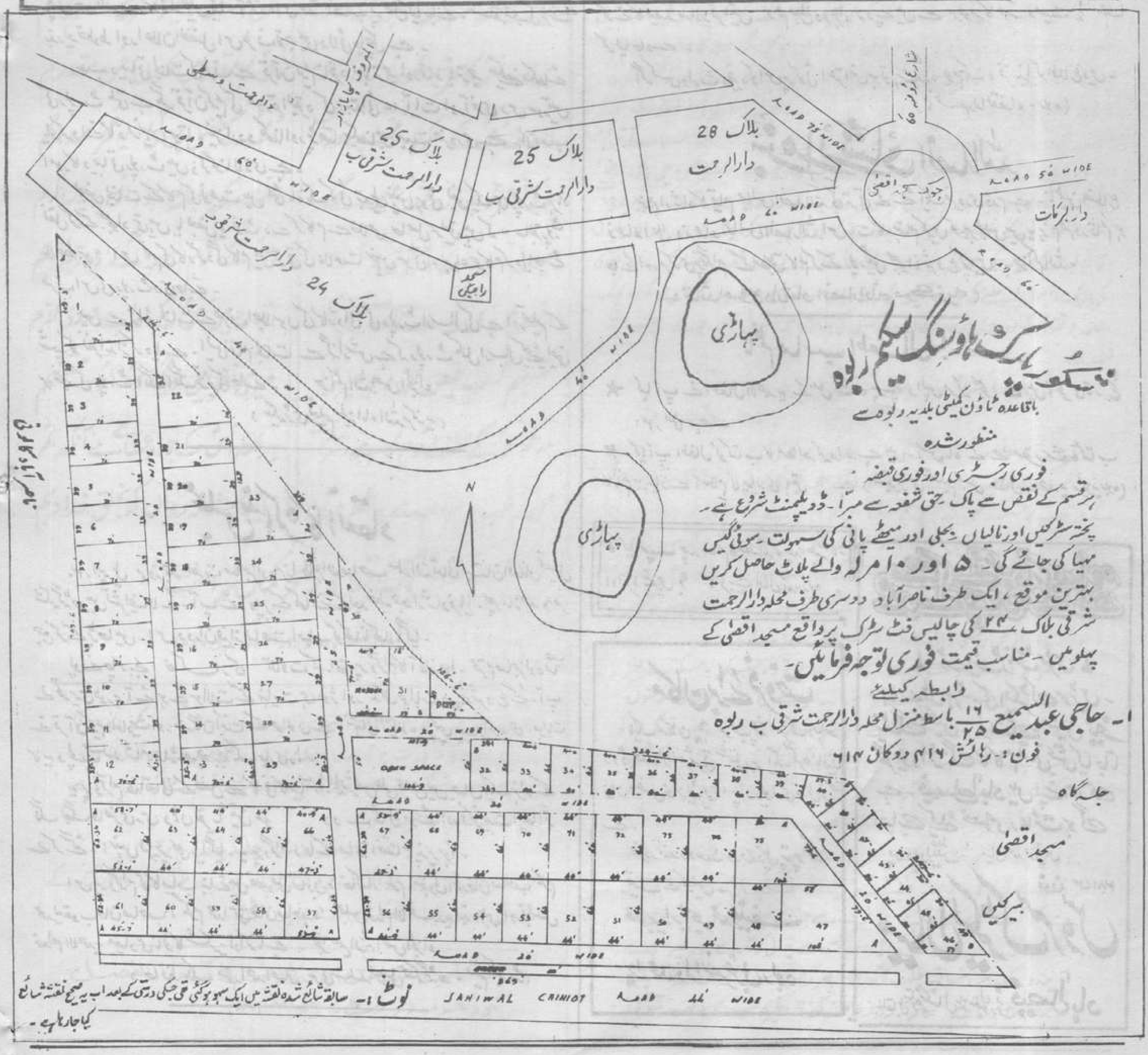

نیو سٹی ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی بلدیہ ربوہ سے منظور شدہ

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

ہر قسم کے نقص سے پاک، حق شفعہ سے مبرا۔ ڈویلپمنٹ شروع ہے۔ پختہ سڑکیں اور نالیاں، بجلی اور میٹھے پانی کی سہولت، سوئی گیس مہیا کی جائے گی۔ ۵ اور ۱۰ مرلہ والے پلاٹ حاصل کریں بہترین موقع، ایک طرف ناصر آباد دوسری طرف محلہ دارالرحمت شرقی بلاک ۲۴ کی چالیس فٹ سڑک پر واقع مسجد اقصیٰ کے پہلو میں۔ مناسب قیمت فوری توجہ فرمائیں۔

رابطہ کیلئے

۱۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون:- رہائش ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

نوٹ:- سابقہ شائع شدہ نقشہ میں ایک سہو ہو گئی تھی جس کی درستی کے بعد اب یہ صحیح نقشہ شائع کیا جا رہا ہے۔